السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل تفسیر ابن عباس (تنویر المقباس) کے نام سے ایک کتاب مشہور ہے جس سے بعض آل بریلی و آل دیوبند اپنی تحریروں و تقریروں میں چند حوالے بطور استدلال پش کرتے ہیں۔ اس تفسیر کا علمی مقام کیا ہے؟ تحقیق و ثبوت سے جواب دیں۔ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

"ابوطاہر محمد بن یعقوب الفیروز آبادی الشیرازی الشافعی (متوفی 817ھ) کی روایت سے تنویر المقباس (تفسیر ابن عباس) نامی جو تفسیر مشہور ہوئی ہے اس کی آخری سند کا دارومدار

"محمد بن مروان السدي الصغیر عن الکلبی عن أبي صالح"

السدی عن الکلبی کی یہ تفسیر سلسلة الکذب اور جھوٹ کا پلندا ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو (عدد 24 ص 49-61

فی الحال آل بریلی و آل دیوبند کے دو زبردست حوالے پیش خدمت ہیں۔

1۔ احمد رضا خان بریلوی نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے۔

یہ تفسیر کہ منسوب سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے نہ ان سے ثابت ہے نہ ان کی کتاب ہے بسند بن مروان عن الکلبی عن ابی صالح مروی ہے اور آئمہ دین اس سند کو فرماتے ہیں کہ یہ سلسلہ کذب ہے۔ (3)"

تفسیر اتقان شریف میں ہے:

"وأوهی طرقه طریق الکلبي عن أبي صالح عن ابن عباس فإن (2/497). انضم إلی ذلک روایة محمد بن مروان السدي الصغیر فهي سلسلة الکذب"

اس کے طرق میں سے کمزور ترین طریق کلبی کا ابوصالح سے اور اس کا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرنا اگر اس کے ساتھ محمد بن مروان اسدی کی روایت مل جائے تو کذب کا سلسلہ ہے (ت)" (فتاوی رضویہ ج 29 ص 396)

2۔ محمد تقی عثمانی دیوبندی نے لکھا ہے:

رہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو اگرچہ وہ باتفاق مفسرین کے امام ہیں لیکن اول تو ان کی تفسیر کتابی شکل میں کسی صحیح سند سے ثابت نہیں ہے۔ آج کل "تنویر المقابس" کے نام سے جو نسخہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے اس کی سند نہایت ضعیف ہے۔ کیونکہ یہ نسخہ محمد بن مروان السدی الصغیر عن الکلبی عن ابی صالح کی سند سے ہے اور اس سلسلہ سند کو محدثین نے "سلسلة الکذب" قرار دیا ہے۔" (فتاوی عثمانی ج 1 ص 215)

ان دونوں بریلوی و دیوبندی فتووں (مفتی بہا اقوال) سے بھی ثابت ہوا کہ تفسیر ابن عباس نامی کتاب کا انتساب سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف صحیح نہیں ہے، لہٰذا اس کتاب سے آل بریلوی و آل دیوبند کے نزدیک بھی استدلال غلط و مردود ہے۔ (12/ جولائی 2011ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 3۔ اصول، تخریج الروایات اور ان کا حکم-صفحہ 245